السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ولاء اور براء سے کیا مراد ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

براء اور ولاء اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی کے لیے ہونی چاہیے۔ براء کے معنی یہ ہیں کہ انسان ہر اس چیز سے برائت کا اظہار کر دے جس سے اللہ تعالیٰ نے اظہار براءت فرمایا ہے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَآءُ مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا ٤ ... سورة الممتحنة

''یقینا تمہارے لیے بہترین نمونہ ابراہیم علیہ السلام اور ان لوگوں میں ہے جو ان کے ساتھ تھے اس وقت جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا تھا، بے شک ہم تم سے اور ان سے بری ہیں جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو۔ ہم تم سے منکر ہوئے، ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کے لیے دشمنی اور بغض ظاہر ہو گیا ہے۔''

یعنی یہاں پر مشرک قوم سے براءت کا اظہار کیا گیا ہے جیسا کہ حسب ذیل ارشاد باری تعالیٰ میں وارد ہوا ہے:

وَأَذَانٌ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ أَنَّ اللَّهَ بَرِيءٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَرَسُولُهُ ٣ ... سورة التوبة

''اور حج اکبر کے دن اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے لوگوں کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ اللہ مشرکوں سے بیزار ہے اور اس کا رسول بھی (ان سے دستبردار ہے)۔''

پس ہر مومن پر یہ واجب ہے کہ وہ ہر مشرک و کافر سے ذاتی طور پر براءت کا اظہار کرے۔ اسی طرح ہر مسلم کے لیے یہ بھی واجب ہے کہ وہ ہر اس عمل سے بری الذمہ ہو جائے، اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم جسے پسند نہیں فرماتا، اگرچہ وہ کفر نہ ہو بلکہ فسق و عصیان کی قبیل سے ہو، جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَلَٰكِنَّ اللَّهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ أُولَٰئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ ٧ ... سورة الحجرات

''لیکن اللہ نے تمہارے لیے ایمان کو عزیز بنا دیا اور اس کو تمہارے دلوں میں سجا دیا اور کفر اور گناہ اور نافرمانی کو تمہارے لیے ناپسندیدہ بنا دیا، یہی لوگ راہ ہدایت والے ہیں۔''

اگر کسی مومن کے دل میں ایمان بھی ہو اور وہ گناہوں کا ارتکاب بھی کرتا ہو تو اس کے ایمان کی وجہ سے ہم اسے پسند کریں گے اور اس کے گناہوں کی وجہ سے اسے ناپسند کریں گے۔ ہماری زندگی میں بھی اس طرح کے متعدد معاملات پیش آتے رہتے ہیں جن میں بیک وقت پسند اور ناپسند میں سے دونوں پہلو موجود ہو سکتے ہیں، مثلاً: ایسی دوا جس کا ذائقہ اچھا نہ ہو، بد ذائقہ ہونے کی وجہ سے آپ اسے ناپسند کرتے ہیں اور اس کے باوجود اس میں شفا ہونے کی وجہ سے اسے آپ پسند کرتے ہیں۔

بعض لوگ گناہ گار مومن کو کافر کی بنسبت زیادہ پسند کرتے ہیں تو یہ بہت عجیب اور حقائق کو بدل دینے والی بات ہے۔ کافر تو اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور مومنوں کا دشمن ہوتا ہے، لہٰذا ہمارے لیے واجب ہے کہ ہم اسے دل کی گہرائیوں سے ناپسند کریں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُمْ مِنَ الْحَقِّ يُخْرِجُونَ الرَّسُولَ وَإِيَّاكُمْ أَنْ تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ رَبِّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِي سَبِيلِي وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي تُسِرُّونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا أَخْفَيْتُمْ وَمَا أَعْلَنْتُمْ وَمَنْ يَفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ ١ ... سورة الممتحنة

''اے مومنو! اگر تم میری راہ میں لڑنے اور میری خوشنودی طلب کرنے کے لیے (مکہ سے) نکلے ہو تو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔ تم تو ان کو دوستی کے پیغام بھیجتے ہو اور وہ (دین) حق سے جو تمہارے پاس آیا ہے، منکر ہیں اور اس وجہ سے کہ تم اپنے پروردگار اللہ پر ایمان لائے ہو، پیغمبر کو اور تم کو جلاوطن کرتے ہیں۔ تم ان کی طرف پوشیدہ دوستی کے پیغام بھیجتے ہو اور جو کچھ تم خفیہ اور علانیہ طور پر کرتے ہو، وہ مجھے معلوم ہے اور جو کوئی تم میں سے ایسا کرے گا وہ سیدھے راستے سے بھٹک گیا۔''

اور فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ٥١ فَتَرَى الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ يُسَارِعُونَ فِيهِمْ يَقُولُونَ نَخْشَىٰ أَنْ تُصِيبَنَا دَائِرَةٌ فَعَسَى اللَّهُ أَنْ يَأْتِيَ بِالْفَتْحِ أَوْ

أَمرٍ مِن عِندِهِ فَيُصبِحوا عَلىٰ ما أَسَرّوا فى أَنفُسِهِم نـٰدِمينَ ٥٢ ... سورة المائدة

''اے ایمان والو! یہود اور نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ، یہ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور جو شخص تم میں سے ان کو دوست بنائے گا وہ بھی انہی میں سے ہو گا۔ بیشک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ سو جن لوگوں کے دلوں میں (نفاق کا) مرض ہے تم ان کو دیکھو گے کہ ان میں دوڑ دوڑ کر ملے جاتے ہیں (اور یہودیوں میں گھستے چلے جا رہے ہیں) اور کہتے ہیں کہ ہمیں خوف ہے کہ کہیں ہم پر زمانے کی گردش نہ آ جائے۔ سو قریب ہے کہ اللہ فتح بھیجے یا اپنے ہاں سے کوئی اور امر (نازل فرمائے) پھر یہ اپنے دل کی باتوں پر، جو وہ چھپایا کرتے تھے، پشیمان ہو کر رہ جائیں گے۔''

(یہ کافر تو آپ سے کبھی خوش ہو ہی نہیں سکتے سوائے اس کے کہ آپ ان کی ملت کا اتباع کریں اور اپنے دین کو بیچ دیں۔ (جیسے ارشاد باری تعالی ہے):

وَلَن تَرضىٰ عَنكَ اليَهودُ وَلَا النَّصـٰرىٰ حَتّىٰ تَتَّبِعَ مِلَّتَهُم ١٢٠ ... سورة البقرة

''اور تم سے نہ تو یہودی کبھی خوش ہوں گے اور نہ عیسائی یہاں تک کہ آپ ان کے مذہب کی پیروی اختیار کر لیں۔''

اور فرمایا:

وَدَّ كَثيرٌ مِن أَهلِ الكِتـٰبِ لَو يَرُدّونَكُم مِن بَعدِ إيمـٰنِكُم كُفّارًا ١٠٩ ... سورة البقرة

''بہت سے اہل کتاب یہ چاہتے ہیں کہ تمہارے ایمان لا چکنے کے بعد وہ تمہیں پھر کافر بنا دیں۔''

دراصل اس کا تعلق کفر کی تمام قسموں، مثلاً: جھگڑے، انکار، تکذیب، شرک اور الحاد میں سے ہر ایک پہلو سے متعلق ہے۔ ہاں جہاں تک اعمال کا تعلق ہے، تو ہم ہر حرام عمل سے براء ت کا اظہار کریں گے۔ حرام اعمال سے محبت کرنا اور انہیں اختیار کرنا ہمارے لیے جائز نہیں ہے۔ گناہ گار مومن کے گناہ سے ہم بیزاری کا پہلو اختیار کریں گے لیکن اس کے ایمان کی وجہ سے ہم اس سے دوستی اور محبت بھی کریں گے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل: صفحہ171

محدث فتویٰ